[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]		
[illegible]		
[illegible]		
[illegible]		
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہوتے تھے کہ زبان کی آفت سے محفوظ رہیں۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سچائی بھلائی کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اور بھلائی جنت کی طرف اور آدمی سچ بولتا ہے اور سچ بولنے کا قصد کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں وہ سچا لکھا جاتا ہے۔ اور جھوٹ فجور کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ اور فجور جہنم کی طرف۔ آدمی جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کو تلاش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے یہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔

آیت شریفہ میں اعمال کے قبول کئے جانے کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور صدق مقال کو داخل کئے جانے پر غور کرنا چاہئے مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ عمل کا قبول کیا جانا قول سدید پر موقوف ہے پھر کیا حال ہے اس قوم کا جو وکالت و بیرسٹری اور مختار کاری وغیرہ کے ذریعے دن رات جھوٹ بولنے، جھوٹ سوچنے اور جھوٹ کی پرورش میں مصروف ہے، اور اس کے ذریعے روزی حاصل کرتی ہے حالانکہ وہ روزہ نماز کی بھی پابند ہے اور حج و زکوٰۃ کو بھی بزعم خود ثواب سمجھ کر ادا کرتی ہے اور کیا حال ہے اُن لوگوں کا جو ایسی ملازمتوں پر ہیں جس میں خدا اور رسول کے حکم سے بغاوت کرنی پڑتی ہے۔ جھوٹی حکومتوں کے جھوٹے قانون کے مطابق فیصلے لکھتے اور فیصلے دیتے ہیں۔ افسوس اُن پاک نفوس کو دیکھنے کیلئے آنکھیں ترستی ہیں جن کا شیوہ تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا بالاثم والعدوان تھا

صدق مقال حقیقت میں ایک جہاد عظیم کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ مجاہدات اور تزکیہ کے بعد ہاتھ آتا ہے تقریر و تحریر کا مرض و عظ و لکچر کی خو عموماً مستحسن نظر نہیں آتی اسی لئے صدق مقال کو اگر تلاش کیا جائے تو اس کا پتہ نہیں چلتا۔

ابی الجوزا کہتے ہیں کہ میں نے حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ آپ نے رسول اللہ صلعم سے

کون سی روایت حفظ کی ہے. فرمایا کہ شبہ والی چیز کو چھوڑ کر وہ چیز اختیار کرو جس میں شبہ نہو" سچائی اطمینان والی چیز ہے اور جھوٹ شبہ والی۔

دو چیزیں سامنے جب ایسی ہوں کہ اُن میں سے ایک کے اندر خلافِ قرآن ہونے کا شبہ ہو تو اتقا یہی ہے کہ اُس کو ترک کیا جائے اور احتیاط کے مدِ نظر اُس سے باز رہا جائے۔

صدقِ مقال کی مثال

رکوع		سورة
رکوع	يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا	سورة
۴	وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا	الاحزاب

وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ

اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ٥ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ

بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ط وَكَانَ ذٰلِكَ

عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ٥ وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا

نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ٥ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ

لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ

فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ٥ وَقَرْنَ

فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ

اٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ۝

اے نبی آپ اپنی بی بیوں سے فرما دیجے کہ تم اگر دنیوی زندگی اور اُس کی بہار چاہتی ہو تو آؤ میں تم کو کچھ متاع دیدوں اور تم کو خوبی کے ساتھ رخصت کردوں اور اگر تم اللہ کو چاہتی ہو اور اس کے رسول کو اور عالم آخرت کو تو تم میں سے نیک کرداروں کیلئے اللہ تعالیٰ نے اجر عظیم مہیا کر رکھا ہے اے نبی کی بی بیو جو کوئی تم میں کھلی ہوئی بیہودگی کرے گی اس کو دوہری سزا دی جائیگی اور یہ بات اللہ کو آسان ہے اور جو کوئی تم میں اللہ کی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گی اور نیک کام کریگی تو ہم اُس کو اُس کا ثواب دوہرا دیں گے اور ہم نے اس کے لئے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے اے نبی کی بی بیو تم معمولی عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم تقویٰ اختیار کرو۔ تو تم بولنے میں نزاکت اختیار نہ کرو کہ ایسے شخص کو خیال ہونے لگتا ہے جس کے قلب میں خرابی ہے اور قاعدے کے موافق بات کہو اور تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم زمانۂ جاہلیت کے دستور کے موافق مت پھرو اور تم نمازوں کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ کا اور اس کے رسول کا کہنا مانو ۔ اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ اے اہل بیت تم سے آلودگی کو دور رکھے اور تم کو پاک صاف رکھے اور تم اُن آیاتِ الٰہیہ کو اور اس علم کو یاد رکھو جس کا تمہارے گھروں میں چرچا

آیاتِ شریف میں اللہ بزرگ و برتر نے جس صدقِ مقال کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرات امہات المومنین رضی اللہ عنہم کے لئے نہایش فرمائی اُس کی زیادہ تر محتاج آپؐ کی اُمت کی عام مستورات ہیں۔ پہلی آیت سے تو یہ تشریح ہے کہ اگر کسی کی بی بی اپنے شوہر کو دنیاطلبی کے لئے مجبور کرے اور مرد کی خداطلبی میں ضیق کا سبب ہو تو اُس کو طلاق دے دینا چاہیے

اس آیت کے دوسرے حصہ میں ارشاد ہے کہ اللہ اور اللہ کے رسول کی خوشنودی کی جو عورتیں خواہاں ہوں گی اور اپنے شوہر کے ساتھ اتباعِ سنتِ محمدی اور ازواجِ مطہرات کی پیروی میں زندگی بسر کریں گی اُن کے لئے قیامت کے دن اس کا اجرِ عظیم ہوگا۔

دوسری آیت میں فحش باتوں سے روکا گیا ہے۔ عورت ایک شیشہ ہے جس کو ایک ذرا ٹھیس سے بھی بچتے رہنا چاہئے اور گرد و غبار سے بچتے رہنا چاہئے۔ یہ باتیں حضرات امہات المومنین سے تو کیا سرزد ہوتیں ہاں عام مومنہ عورتوں کو البتہ اس سے بہت خوف کھانا چاہیئے اور پرہیز کرنا چاہئے۔

تیسری آیت میں اللہ اور اللہ کے رسول کی فرماں برداری میں بسر کرنیوالی نیک بی بیوں کو عزت کی روزی کا وعدہ ہے کیونکہ انھوں نے دنیا میں اپنی عزت کو عزیز رکھا اور ذلت کی باتوں سے بچتی رہی ہیں۔

چوتھی آیت میں حضرات اُمہات المومنین کا عام عورتوں سے ممتاز ہونا ارشاد ہوا ہے اور اس میں کس کو کلام ہو سکتا ہے وہ اگر اس قابل نہ ہوتیں تو پھر بھلا دوسرا اور کون ہوتا خواتینِ اسلام ہی نہیں بلکہ خواتینِ عالم کے لئے اُن کو تو نمونہ بننا تھا اس لئے اُن کا ممتاز ہونا لازمی تھا۔ مگر جس طرح حضرات امہات المومنین رضی اللہ عنہم معمولی عورتوں کی طرح نہیں اسی طرح مسلمان خواتین بھی دوسری قوموں کی عورتوں کی طرح سے نہیں ہیں بلکہ اُن سب میں ان کو

[illegible]		
٧	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]		
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

إِلَيَّ الْمَصِيرُ ۝ وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ

فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۖ وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ

إِلَيَّ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ يَا بُنَيَّ إِنَّهَا

إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ

أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ۝ يَا بُنَيَّ أَقِمِ

الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ

إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَ

لَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝

وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ

لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ۝

اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ بیٹا خدا کے ساتھ کسی کو شریک
مت ٹھیرا۔ بیشک شرک کرنا بھاری ظلم ہے۔ اور ہم نے انسان کو اُس کے ماں باپ کے
متعلق تاکید کی۔ اُس کی ماں نے ضعف پر ضعف اُٹھا کر اُس کو پیٹ میں رکھا اور دو برس میں
اُس کا دودھ چھوٹتا ہے کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکرگزاری کیا کر میری ہی طرف
لوٹ کر آنا ہے اور اگر تجھ پر وہ دونوں اس بات کا زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ ایسی چیز کو
شریک ٹھیرائے جس کی تیرے پاس کوئی دلیل نہ ہو تو ان کا کہنا نہ ماننا اور دنیا میں اُن کے

ساتھ خوبی کے ساتھ بسر کرنا اور اس شخص کی راہ پر چلنا جو میری طرف رجوع ہو۔ پھر تم سب
کو میرے پاس آنا ہے۔ پھر میں تم کو جتلا دوں گا جو کچھ تم کرتے تھے بیٹا اگر کوئی عمل
رائی کے دانہ کے برابر ہو پھر وہ کسی پتھر کے اندر ہو یا وہ آسمانوں کے اندر ہو یا وہ زمین
کے اندر ہو تب بھی اُس کو اللہ تعالیٰ حاضر کر دے گا بیشک اللہ تعالیٰ بڑا باریک بیں
باخبر ہے بیٹا نماز پڑھا کر اور اچھے کاموں کی نصیحت کیا کر اور بُرے کاموں
سے منع کیا کر اور تجھ پر جو مصیبت واقع ہو اس پر صبر کیا کر یہ ہمت کے کاموں میں
سے ہے اور لوگوں سے اپنا رُخ مت پھیر اور زمین پر اترا کر مت چل بیشک اللہ
کسی تکبر کرنے والے فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا اور اپنی رفتار میں اعتدال
اختیار کر اور اپنی آواز کو پست کر بیشک آوازوں میں سب سے بُری آواز گدھوں کی آواز ہے۔

آیتِ شریف میں حضرت لقمان حکیم کے اُس صدقِ مقال کا ذکر ہے جس کو انہوں نے اپنے بیٹے کو تاکید کی تاکہ قرآن والے اپنے بیٹے بیٹیوں کو بھی اسی کی وصیت کریں۔ اس سے اوپر کی آیت میں حضرت لقمان کا دانشمند ہونا مذکور ہے وہ دانشمندی نہیں جو اللہ کی یاد سے غافل کر دے اور اللہ کا نافرمان بنا دے۔ حضرت لقمان کی دانشمندی ثبوت آیت زیبِ عنوان ہے۔ باپ بیٹے کو وہی بنانا چاہتا ہے جس کو وہ خود بہتر جانتا ہے اس لئے حضرت لقمان کو جو کچھ عزیز تھا وہی اپنے عزیز بچے کو وراثۃً دے رہے تھے آپ اللہ والے تھے اور بیٹے کو بھی اللہ والا بنانے والی باتیں تعلیم کر رہے تھے۔ آج بھی جس کو اللہ تعالیٰ اپنا بنائے وہی اپنی اولاد کو اللہ والا بنائے گا۔ اور جو اپنا یا دوسروں کا بنا ہوا ہے صاف نظر آ رہا ہے کہ وہ اپنی اولاد کو بھی اپنا یا دوسروں کا بنانے میں مشغول ہے وہ جس قدر اپنی اولاد کو اپنا کہتا ہے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]		
[illegible]		
[illegible]		
[illegible]		
[illegible]		
[illegible]		
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

آیتِ شریف میں پہلے اس بات کا ذکر ہے کہ بارش ہوا کے ذریعہ سے ہوتی ہے اور ایک ہوا ہے جو بارش سے پہلے چلتی ہے جس سے پتہ چل جاتا ہے کہ اب بارش ہونیوالی ہے اور مخلوقِ خدا بارش کے فوائد کو خیال کرکے خوش ہوتی اور اس کو بشارت سمجھتی ہے۔ دوسرا بیان یہ ہے کہ اللہ کی رحمت جو روزی کی صورت میں ہے وہ اسی بارش اور ہوا کے واسطے سے ہے اور جس کو اسے انسانو تم چکھتے یعنی کھاتے پیتے ہو۔ ہوا سے جی خوش ہوتا ہے اور ہوا خوری [illegible]

تیسرا بیان یہ ہے کہ یہی ہوا اور پانی ہیں جو کشتیوں کے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچنے کا ذریعہ ہیں جو حمل و نقل کے کام آتی ہیں۔ اور جس سے بحری تجارت کے منافع حاصل ہوتے ہیں۔ یہ سب آیاتِ الٰہی ہیں جس کا تمہیں شکرگزار ہونا چاہیے۔

مطلب یہ ہوا کہ اکلِ حلال کے حصول کیلئے بحری تجارت بھی ہے جس سے اور اور منافع بھی ہیں

رکوع	آیت	سورۃ
۲۱	يَآ أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝	البقرہ
اے لوگو جو چیزیں زمین میں موجود ہیں اُن میں سے حلال، پاک چیزوں کو کھاؤ اور شیطان کے		
قدم بقدم نہ چلو۔ بے شک وہ تمہارا صریح دشمن ہے		

آیتِ شریف میں حلال و طیّب چیزوں کے کھانے پینے کا حکم ہے یہ وہ ہیں جن کو شرعِ شریعت نے جائز فرما دیا ہے۔ پھر یہ فرمایا گیا کہ شیطان کے قدم بقدم نہ چلو جس کا یہ مطلب ہے کہ حرام چیزوں کے کھانے پینے کا خیال نہ کرو کیونکہ شیطان اس طرف رہنمائی کرتا ہے تو تم اگر ان چیزوں کا استعمال کرنا جائز سمجھو گے تو گویا شیطان جو آگے آگے جا رہا ہے اُس کے پیچھے پیچھے

تم بھی جارہے ہو۔ پھر فرمایا گیا کہ وہ تمہارا صریح دشمن ہے یعنی تم کو حرام چیزیں کھلا کر خدا کے عتاب میں مبتلا کرے گا اور دوزخ کے گڑھے میں گرائیگا۔

آیت شریف ایک تو نفس حلال وطیب کھانے کی چیزوں کے بیان میں ہے دوسرے اسی سے یہ بات بھی نکل سکتی ہے کہ ہر وہ چیز کہ جس سے کھانے پینے کی چیزیں حاصل کیجاسکتی ہیں ان کو بھی حلال وطیب ہونا چاہئے اور پھر اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ملازمت، کاشتکاری، تجارت، صنعت وحرفت وغیرہ بھی شرع شریف کے حکم کے مطابق ہو اور پھر یہیں سے یہ بھی لازمی ہوا کہ تعلیم بھی وہی حاصل کرنی چاہئے اور ملازمت بھی اُسی کی کرنی چاہئے جو آخر میں خدا کی نافرمانی تک لیجانے والی نہ ہوں۔

کھانا پینا حقیقت میں اس لئے ہے کہ روح کی سواری جسم قوی ہو تاکہ احکام خداوندی کی بجاآوری ہوسکے۔ عبادات کی ادائیگی ممکن ہو اللہ کے راستے میں اللہ کے دشمنوں سے جہاد کیجاسکے اور اسلام ومسلمانوں کا غلبہ باقی رہے۔ غرض جب یہ ہے تو کھانے پینے کی چیز کو پاک وطیب [illegible]

رکوع	اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ	سورہ
۲۱	اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ	البقرہ
	فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	
	اس کے سوا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر مردار کو حرام کیا ہے اور لہو اور سور کا گوشت اور ایسے جانور کو بھی	
	جو غیر اللہ کے لئے نامزد کیا گیا ہو۔ پھر بھی جو شخص بھوک سے بہت ہی بیتاب ہو جائے بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو	
	اور نہ قدر حاجت سے تجاوز کرنے والا ہو تو اُس پر کچھ گناہ نہیں ہوتا واقعی اللہ تعالیٰ بڑے بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے	

[illegible]

[illegible]

مقدس تجاویز

(۱) جس طرح مسلمانوں کا خدا ایک، رسول ایک، کتاب اور قبلہ ایک ہے۔ اسی طرح عالمگیر قرآنی تحریک کا مرکز بھی اُم القریٰ کو ہونا چاہیئے اور دنیا میں اسلامی مشنریاں قایم کرنے کے لیے مدرسۃ الاسلام قیام مکہ معظمہ میں مناسب ہے۔

(۲) اسلامی ممالک کے عام باشندوں کے نمایندوں کی ایک عام مجلس مشورت کے علاوہ والیان ملک اور شاہان اسلام کی شرکت بھی ضروری ہے جن کی امداد اور مشورہ سے مدرسۃ الاسلام مکہ معظمہ کا انتظام ہو اور اس کا منتظم ایک ایسا شخص ہو جو امیر المومنین اور خلیفۃ المسلمین قرار پائے۔

(۳) مدرسۃ الاسلام مکہ معظمہ کیلئے دنیائے اسلام سے تبلیغ اسلام کیلئے ایک کروڑ روپے سالانہ کی امداد ہو اسکے علاوہ زکواۃ و خیرات وغیرہ کی مد سے ایک اسلامی بیت المال بھی اس سے متعلق قایم کیا جائے۔

(۴) مدرسۃ الاسلام مکہ معظمہ کے متعدد مراکز ہوں جو عموماً ہر جگہ اور خصوصاً ہر اسلامی ملک میں قایم ہوں۔

(۵) تعلیم و تبلیغ اور تنظیم کے داخلی و خارجی دو شعبے قایم ہوں ایک مسلمانوں کیلئے اور دوسرا دیگر اقوام کے اندر قرآن مقدس کو پہنچاتے رہنے کے واسطے۔

(۶) ہر شخص پر قرآن کا پڑھنا یا سننا لازمی قرار پائے تجدید قومیت کے اصول پر ہر گھر اور ہر مسجد میں درس قرآن کا ایک سلسلہ قایم ہو جس میں ایسے افراد تیار کئے جائیں جو ہر مسلمان کو مجاہد فی سبیل اللہ اور مبلغ قرآن بنانے کیلئے وقف ہوں۔ اخبارات و رسائل تالیف و تصنیف نیز سیاحت و تقاریر کے ذریعے قرآنی تحریک کا ہر جگہ کام کیا جائے کہ خدائی حکومت کے قیام خدا کی سچی عبدیت اور محبت الٰہی کا درس دیا جائے ان اللہ علیٰ کل شیئی قدیر

طبعے بہم رساں کہ بسازی بعالمے
یا ہمتے کہ از سر عالم تواں گزشت

ابو محمد مصلح

سلسلۂ اشاعتِ قرآن حیدرآباد دکن

سال (۲) ماہ رجب المرجب ۱۳۴۹ہجری نمبر (۲)

مکتوباتِ قرآنی

مرتبہ

ابو محمد مصلح کان اللہ لہ

دفتر

قرآنی تحریک حیدرآباد دکن

چندہ

سالانہ دس روپے۔ ماہوار پورے سیٹ کی قیمت پیش بند ہونے کے

مطبوعہ اعظم اسٹیم پریس حیدرآباد